ہوتا ہے کہ آخر وہ کون ساعامل ہے جس نے روس کو اپنے سابقہ موقف پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کیا ہے؟

مبصرین کا خیال ہے کہ روس امریکہ اور بھارت کے بڑھتے ہوئے فوجی تعلقات پر شدید تشویش کا شکار ہے۔ یاد رہے کہ امریکہ ایک طویل عرصہ تک تیسری دنیا کو اسلحہ کی فراہمی کے میدان میں روس کا بنیادی حریف رہا ہے۔ "ڈیفنس نیوز" کی مذکورہ رپورٹ کے مطابق نمبیار کی ۱۴ ستمبر کو امریکی وزیر دفاع ولیم پیری سے واشنگٹن میں ہونے والی ملاقات کے بعد دونوں ممالک کے فوجی حکام نے مستقبل میں دونوں ملکوں کے درمیان فوجی تعاون کا بنیادی خاکہ تیار کرلیا ہے۔ امریکہ - بھارت فوجی تعاون کے اس مجوزہ پروگرام میں فوجی وفود کے باقاعدہ دوروں کا تبادلہ اور تحقیق و ترقی سے متعلق منصوبوں میں فنی امداد کی فراہمی شامل ہیں۔

نمبیار کی ولیم پیری سے ہونے والی یہ ملاقات امریکہ کے سیکرٹری دفاع کی طرف سے نئی دہلی میں اس معاہدہ پر دستخط کے ۹ ماہ بعد عمل میں آئی تھی جس میں دونوں ملکوں کے درمیان بہتر فوجی تعلقات، مشترکہ مشقوں اور مشترکہ تحقیقی کوششوں پر رضامندی کا اظہار کیا گیا تھا۔

ماسکو کو خدشہ یہ لاحق ہے کہ بھارت - امریکہ بڑھتے ہوئے فوجی تعاون کا لازمی نتیجہ یہ برآمد ہوگا کہ امریکہ روس کی جگہ بھارت کو جدید اسلحہ فراہم کرنے والا سب سے بڑا ملک بن جائے گا۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہی وہ بنیادی عامل ہے جس نے روس کو مجبور کیا ہے کہ وہ گذشتہ دسمبر میں پاکستان کو اسلحہ فروخت نہ کرنے کے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔ روسی نقطۂ نظر میں اس تبدیلی کا امتحان اس وقت ہوگا جب وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو ماسکو کے دورے پر جائیں گی۔ وزیراعظم کے دورہ ماسکو کی تاریخوں کا تعین ابھی تک نہیں ہو سکا ہے۔ توقع یہی ہے کہ یہ دورہ اگلے سال [۹۶ء] کے شروع میں ہوگا۔

رپورٹ کے مطابق نمبیار نے پیری سے ملاقات کے دوران یہ یقین دہانی حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی کہ امریکہ پاکستان کو اس کے خریدے ہوئے اسلحہ کی ترسیل پر پابندی بدستور برقرار رکھے گا۔ لیکن وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ (بشکریہ دی نیوز، اسلام آباد/راولپنڈی)

ترجمہ و تلخیص: صبور علی سید

---

## روس کی طرف سے بھارت کو کرایوجینک انجن کی فراہمی

اکنامک ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق روس نے بھارت کو سات کرایوجینک انجن فراہم کرنے پر آمادگی ظاہر کردی ہے جن میں سے پہلا انجن ۱۹۹۶ء کے آخر تک موخرالذکر کے حوالے کردیا جائے گا۔

اس سے پہلے امریکہ نے ۱۹۹۲ء میں ISRO اور گلاف کوسموس پر دو سال تک اس معاہدہ کی

بناء پر تجارتی پابندیاں عائد کر دی تھیں جس کے تحت روس کی گلاف کوسموس کی طرف سے ہندوستان کی ISRO کو کرایوجینک انجن کی ٹیکنالوجی منتقل کرنا طے پایا تھا۔ امریکی حکومت نے یہ موقف اختیار کیا کہ اس ٹیکنالوجی کو ممکنہ طور پر بلاسٹک میزائل پروگرام کی توسیع و ترقی میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ شدید ترین امریکی اقتصادی دباؤ سے مجبور ہو کر یلسن انتظامیہ نے اس معاہدے کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا۔

معاہدے کی نئی شکل کے لیے دوبارہ مذاکرات کیے گئے۔ چنانچہ طے یہ پایا کہ ہندوستان کی ISRO کو صرف سات تیار کرایوجنیک انجن فراہم کیے جائیں گے۔ ٹیکنالوجی کی منتقلی کی شق کو نئے معاہدے سے خارج کر دیا گیا۔ اس موقع پر روس نے یہ وعدہ بھی کیا کہ وہ اسلحہ کے لین دین میں ایم ٹی سی آر کی پوری پوری پابندی کرے گا۔ دفاعی ماہرین امریکی ادارے NASA اور ہندوستان کی ISRO کے درمیان پائے جانے والے تعاون پر شدید شکوک و شبہات کا اظہار کر رہے ہیں۔ کیونکہ دوسال کی باہمی کشیدگی کے بعد بالآخر امریکہ نے نہ صرف روس اور بھارت کے درمیان طے پانے والے مذکورہ سودے کی منسوخی کے لیے دباؤ ڈالنا چھوڑ دیا ہے بلکہ اس کی طرف سے اس پر رسمی تنقید کا سلسلہ بھی رک گیا ہے۔ حالانکہ یہ سودا MTCR [ بلاسٹک میزائل کے پھیلاؤ کی روک تھام کے معاہدہ] کی کھلی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔

اس کے برعکس امریکہ اور مغربی ممالک ایک بالکل بے بنیاد اور گمراہ کن پراپیگنڈہ میں مصروف ہیں کہ پاکستان نے چین سے ایم ۱۱ میزائل حاصل کر لیے ہیں۔ دوسری طرف بھارت کرایوجینک انجن کی اسی فیصد ٹیکنالوجی ملکی سطح پر ۱۹۹۸ء تک تیار کر لے گا۔ جب کہ اس انجن کے حصول کے بعد وہ بقیہ ٹیکنالوجی بھی بغیر کسی تاخیر کے ملکی سطح پر تیار کرنے لگے گا۔ بھارت ملکی سطح پر اس ٹیکنالوجی کو محض اپنے سٹیلائٹس کے لیے تیار نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ اس سے وہ ICBM کی صلاحیت حاصل کرنا چاہتا ہے جس سے مستقبل میں نہ صرف مغربی ممالک بلکہ امریکہ کی سلامتی کو بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ دفاعی مبصرین اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اس حقیقت کے باوجود کہ روس نے ہندوستان کے ساتھ یہ معاہدہ MTCR میں اپنی شمولیت سے پہلے طے کیا ہے، اسے بہرحال MTCR کے رہنما اصولوں کا احترام کرتے ہوئے معاہدے کی تنفیذ روک دینی چاہیے۔ دفاعی ماہرین کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان بظاہر پُرامن سٹیلائٹ کمیونیکیشن کے لیے پایا جانے والا یہ تعاون مستقبل میں بھارت کے لیے اپنے میزائیل سسٹم کو بہتر کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ بھارت نے ایٹمی اور تھرمو ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے کے لیے این پی ٹی اور ایم ٹی سی آر پر دستخط نہیں کیے ہیں۔ دوسری طرف روس سے کرایوجینک انجن کی درآمد کے بعد ہندوستان اپنے ایٹمی اسلحہ کو مطلوبہ ٹھکانوں پر داغنے کے لیے ایک ایسے نظام کا بھی مالک بن سکتا ہے جس کے ذریعے دنیا کا ہر کونہ اس کے ایٹمی اسلحہ کی زد میں ہوگا۔